Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲/۷۷ | جمعرات۔ ۲۶ شوال ۱۴۱۲ھ۔ ۳۰ شہادت ۱۳۷۱ ہش۔ ۳۰ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر۔ ۱۰۰

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کی صحت کیلئے خصوصی درخواست دعا

ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی عام صحت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔
احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"عُجب اور ریا بہت مہلک چیزیں ہیں۔ ان سے انسان کو بچنا چاہیئے۔ انسان ایک عمل کر کے لوگوں کی مدح کا خواہاں ہوتا ہے۔ بظاہر وہ عمل عبادت وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہاں ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں اس کا نام ریا ہے اور عُجب یہ کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو ان سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہئیں کہ اعمال کا اجر اُن سے باطل ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۵۶۷)

"ضروری امر یہ ہے کہ پہلے یہ سمجھ لے کہ تقویٰ کیا چیز ہے اور کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہنچے۔ اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے۔ بیٹھ کر، سجدہ میں، رکوع میں، قیام میں اور تہجّد میں۔ غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں راستباز اور صادق ٹھہر جاوے۔

لیکن یہ نعمت نہ تو نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے اور نہ نری دعا سے بلکہ یہ دعا اور تدبیر دونوں کے کامل اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جو شخص نری دعا ہی کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ شخص گناہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا وہ بھی شوخی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے استغنا ظاہر کر کے اپنی تجویز اور تدبیر اور زورِ بازو سے نیکی حاصل کرنا چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۵۶۹)

معذرت اور تصحیح

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا کے سانحہ ارتحال کے تعلق میں جو قرار داد تعزیت جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے روزنامہ الفضل۔ ربوہ کی ۱۱۔ اپریل ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں شائع ہوئی ہے اس میں صـ ۲ پر دوسری لائن میں "حضور انور کی تینوں ہمشیرگان" کے الفاظ کی جگہ "حضور انور کی جملہ ہمشیرگان و برادران" کے الفاظ درج فرمائے جائیں احباب کرام اپنے اخبارات میں اس کے مطابق درستی فرمالیں۔

(ممبران جماعت ہائے احمدیہ۔ برطانیہ)

اعلان نکاح

مکرم نعیم احمد صاحب اقبال مربی سلسلہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ کوثر سلطانہ بنت مکرم چوہدری محمد اسماعیل خاں صاحب سکنہ مرڑ چک نمبر ۵ تحصیل و ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۶۔ اپریل ۹۲ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔
احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں داخل ہونے کے خواہش مند تمام احمدی طلبہ جلد از جلد نظارت تعلیم سے رابطہ کریں

(ناظر تعلیم)

مضمون نگار حضرات سے

مضمون نگار حضرات سے گذارش ہے کہ مضمون ورق کے ایک طرف ہی لکھیں۔ دونوں طرف لکھنے سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ مشکلات مضمون کی اشاعت میں تاخیر کا سبب بنتی ہیں۔

(ادارہ)

والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جہاں تک والدین کا تعلق ہے محض ذمہ داریاں پورا کرنا کافی نہیں ہے ان کے ساتھ احسان کا سلوک ہونا ضروری ہے۔ ایک یہ حکمت ہے۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ یہاں لفظ احسان کو سمجھنے کے لئے ہمیں قرآن کریم کی ایک اور آیت کا سہارا لینا ہوگا جو اس مضمون کے لئے کنجی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (...) کہ احسان کی جزاء احسان کے سوا کیا ہو سکتی ہے پس یہ احسان ان کے اوپر ان معنوں میں احسان نہیں ہے جن معنوں میں ہم ایک دوسرے پر احسان کرتے ہیں۔ یہ

باقی صـ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰۔ شہادت ۱۳۷۱ ہش ۳۰۔ اپریل ۱۹۹۲ء

فرمانبرداری کا معیار

ہم میں سے شائد ہی کوئی ایسا شخص ہو جو یہ کہے۔ یا اقرار کرے۔ کہ وہ فرمانبردار نہیں ہے۔ سب یہی کہتے ہیں کہ ہم تو سیدھے سادے لوگ ہیں۔ بات مان لیتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی شخص ایسے حالات میں سے گذر رہا ہو کہ اسے نافرمانبرداری پہ مجبور کر دیا جائے۔ لیکن فرمانبرداری ہے کیا۔ کس طرح معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ہم میں یا کسی اور شخص میں فرمانبرداری کا جذبہ ہے یا نہیں۔ یا یوں کہئے کہ کس بات کو ماننے سے فرمانبرداری ثابت ہوتی ہے اور کس بات کے نہ ماننے سے نافرمانبرداری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب تک ہماری اپنی مرضی کے مطابق باتیں ہوتی رہیں ہم انہیں مانتے ہیں۔ ان کے مطابق عمل کرتے ہیں بلکہ آگے بڑھ بڑھ کر ان میں حصہ لیتے ہیں اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص ہمارا ساتھ نہ دے یا کوئی بات جو ہم مان رہے ہیں نہ مانے تو اسے نافرمان کہہ دیتے ہیں۔ لیکن جب کوئی ایسی بات ہو جو ہماری دلپسند نہیں ہے۔ جسے ہم درست نہیں سمجھتے یا جس کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ بات اس وقت۔ ان حالات میں۔ درست نہیں ہے۔ تو بات ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ان سب باتوں کے پیش نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ فرمانبرداری کی حدود قائم کی جائیں تاکہ ہم سب سمجھ سکیں کہ ہمیں کس طرح فرمانبرداری کا اظہار کرنا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں ہم حضرت امام جماعت الاوّل۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کے ایک خطبہ جمعہ کا اقتباس پیش کرتے ہیں: حضور فرماتے ہیں

"فرمانبرداری کا معیار ہے ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہوں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ اور۔ اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالےٰ کے احکام کو انسان مقدّم رکھتا ہے یا اپنے نفسانی اغراض کو۔ اسی طرح رسم و رواج۔ عادات۔ کسی کا دباؤ۔ حسب جاہ و رعائت قانون قومی ایک طرف کھینچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک طرف۔ اس وقت دیکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی قدر کرتا ہے۔ اور ان کو مقدّم کر لیتا ہے تو یہی خدا کی فرمانبرداری ہے۔"

اگر فرمانبرداری کا یہ اصول ہمیشہ مد نظر رہے تو ہر کام میں۔ اور ہر بات میں۔ ہمیں یہ بات ہماری رہنمائی کرے گی کہ ہمارے جذبات کس حد تک ہماری مدد کرتے ہیں یا ردک بنتے ہیں۔

شوق سے جاتے ہیں اور کھاتے ہیں لوگ
ہر ولیمہ پر عجب یلغار ہے
آپ کے ہاتھوں میں ہے خالی پلیٹ
آپ کو کھانے سے کیوں انکار ہے

ـــــــ ابوالاقبال

لہروں کے سینے پر تیر کے ہم نے دریا پار کیا
جینا مرنے سے مشکل ہے موت نے بھی اقرار کیا

ہم تو چلنے والے ہیں، چلتے ہیں، چلتے رہتے ہیں
ٹھہرو، ٹھہرو، رک بھی جاؤ، منزل نے اصرار کیا

یوں تو ملنے والے اکثر باغوں ہی میں ملتے ہیں
صحراؤں میں بھی ملنے سے میں نے کب انکار کیا

چھپ چھپ کے مانگا تھا میں نے راتوں کی تنہائی میں
تم نے داد و دہش کا چرچا کھل کے سرِ بازار کیا

مجھ کو قندیلوں کو بجھتے دیکھ کے رونا آتا ہے
میں نے اِنکی ضوء کی خاطر آنکھوں کو نمدار کیا

جیسے بینا لوگوں کو نابینا راہ دکھاتے ہوں
بے پر کی پروازوں نے پر والوں کو ہشیار کیا

تم کتنا نیچے آتے ہو، میں کتنا اوپر اٹھتا ہوں
یہ بات سمجھ آئی جب میں نے خود کو نذرِ دار کیا

جو آگ جلائی تھی میں نے، وہ آگ بھسم کر دیتی ہے
جو آگ جلائی ہے تم نے، اس نے تو مجھے گلزار کیا

سنسان گلی کوچوں میں تم کیوں آدھی رات کو پھرتے ہو
وہ کون ہے جس نے ایسے میں مِل لینے کا اقرار کیا

تم اور نسیمؔ تمہارے وعدے جھوٹے جھوٹے لگتے ہیں
تم نے جس کو روکا، اس نے جانے پر اصرار کیا

نسیمؔ سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں
"اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ ان پر بھی ظلم نہ چاہیئے ..... نرم مزاج بنو۔ کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے۔ خدا بھی اس سے نرم معاملہ رکھتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا خدا

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گراں قدر تحریروں سے اقتباسات

انسان کا علم کسی معلّم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے اور محدود ہے مگر اس کا علم کسی معلم کا محتاج نہیں ہے۔ اور باایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے۔ اور محدود ہے مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں۔ اور انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے۔ اور نیز وقت کی محتاج اور محدود ہے۔ لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ کسی وقت کی محتاج اور غیر محدود ہے۔ کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہے۔ اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہے تو پھر تمام صفات میں ناقص ہوگا۔ اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنے تمام صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔ (لیکچر لاہور صفحہ ۹)

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے۔ اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے، اندھا ہے وہ جو اس کی ۔ طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ (الوصیت صفحہ ۱۷)

یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں۔ اور نہ کسی خاص زمانہ پر اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہے۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔ (پیغام صلح صفحہ ۱۰)

خدا تعالیٰ نے عاجز انسانوں کو اپنی کامل معرفت کا علم دینے کے لئے اپنی صفات کو قرآن شریف میں دو رنگ پر ظاہر کیا ہے۔ اوّل اس طور پر بیان کیا ہے جس سے اس کی صفات استعارہ کے طریق پر مخلوق کی صفات کی ہم شکل ہیں۔ جیسا کہ وہ کریم رحیم ہے محسن ہے اور وہ غضب بھی رکھتا ہے اور اس میں محبت بھی ہے اور اس کے ہاتھ بھی ہیں اور اس کی آنکھیں بھی ہیں اور اس کی ساقیں بھی ہیں اور اس کے کان بھی ہیں اور نیز یہ کہ قدیم سے سلسلہ مخلوق کا اس کے ساتھ چلا آیا ہے۔ مگر کسی چیز کو اس کے مقابل پر قدامت شخصی نہیں ہاں قدامت نوعی ہے۔ اور وہ بھی خدا کی صفتِ خلق کیلئے ایک لازمی امر نہیں کیونکہ جیسا کہ خلق یعنی پیدا کرنا اس کی صفات میں سے ہے ایسا ہی کبھی اور کسی زمانہ میں تجلی وحدت اور تجرد اس کی صفات میں سے ہے اور کسی صفت کے لئے تعطل دائمی جائز نہیں ہاں تعطل معیادی جائز ہے۔ غرض چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کر کے اپنی ان تشبیہی صفات کو اس پر ظاہر کیا جن صفات کے ساتھ انسان بظاہر شراکت رکھتا ہے جیسے خالق ہونا کیونکہ انسان بھی اپنی حد تک بعض چیزوں کا خالق یعنی موجد ہے ایسا ہی انسان کو کریم بھی کہہ سکتے ہیں چونکہ وہ اپنی حد تک کرم کی صفت بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی طرح انسان کو رحیم بھی کہہ سکتے ہیں چونکہ وہ اپنی حد تک قوتِ رحم بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور قوتِ غضب بھی اس میں ہے۔ اور ایسا ہی آنکھ اور کان وغیرہ سب انسان میں موجود ہیں۔ پس ان تشبیہی صفات سے کسی کے دل میں شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ گویا انسان ان صفات میں خدا کے مشابہ ہے اور خدا انسان سے مشابہ ہے۔ اس لئے خدا نے ان صفات کے مقابل پر قرآن شریف میں اپنی (-) صفات کا بھی ذکر کر دیا۔ یعنی ایسی صفات کا ذکر کیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو اپنی ذات اور صفات میں کچھ بھی شراکت انسان کے ساتھ نہیں۔ اور نہ انسان کو کچھ اس کے ساتھ مشارکت ہے۔ نہ اس کا خلق یعنی پیدا کرنا انسان کی خلق کی طرح ہے نہ اس کا رحم انسان کے رحم کی طرح ہے نہ اس کا غضب انسان کے غضب کی طرح ہے نہ اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح ہے نہ وہ انسان کی طرح کسی مکان کا محتاج ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۰)

وہ خدا جو کریم و رحیم ہے جیسا کہ اس نے انسانی فطرت کو اپنی (-) معرفت کی بھوک اور پیاس لگا دی ہے۔ ایسا ہی اس نے اس معرفتِ کاملہ کو (-) کے لئے انسانی فطرت کو دو قسم کے قویٰ عنایت فرمائے ہیں۔ ایک معقولی قوتیں جن کا منبع دماغ ہے اور ایک روحانی قوتیں جن کا منبع دل ہے۔ اور جن کی صفائی دل کی صفائی پر موقوف ہے اور جن باتوں کی معقولی قوتیں کامل طور پر (-) دریافت نہیں کر سکتیں۔ روحانی قوتیں ان کی حقیقت تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور روحانی قوتیں صرف (-) طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں، یعنی ایسی صفائی پیدا کرنا کہ منبع فیض کے فیوض ان میں منعکس ہو سکیں پھر ان کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ حصول فیض کے لئے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان میں نہ ہو تا خدا تعالیٰ سے معرفت کاملہ کا فیض پا سکیں اور صرف اس حد تک ان کی شناخت محدود نہ ہو کہ اس عالم پر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ (حقیقتہ ... صفحہ ۶)

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ——— (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

یہاں ان یہودیوں کا ذکر ہے جن کا یہ عقیدہ تھا کہ یہود خواہ کچھ بھی کریں چونکہ وہ خدا تعالیٰ کے پیاروں کی اولاد ہیں۔ وہ دائمی عذاب میں مبتلا نہیں کئے جا سکتے۔ حق تو یہ ہے کہ یہود نے بائبل میں سے حیوٰۃ بعد الممات کے عقیدہ کو ہی غائب کر دیا ہے۔ عذاب و ثواب کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ سارا عہد نامہ قدیم پڑھ جاؤ بڑی مشکل سے استنباطی طور پر حیات بعد الممات کا ثبوت ملے گا۔ جس طرح قرآن کریم میں وضاحت سے حیات بعد الممات اور جزا و سزا کا ذکر ہے بائبل میں ایسا ہرگز نہیں۔ پس یہود کی اکثریت تو سارے انعام اسی دنیا میں مانگتی تھی اور سزا بھی اسی دنیا میں طلب کرتی تھی۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو پوری طرح جزا و سزا اور حشر و نشر کے عقیدہ سے آزاد نہیں ہو سکے تھے۔ وہ لوگ بھی اپنے متعلق یہی خیال کرتے تھے کہ ہم کو کچھ زیادہ سزا نہیں ملے گی کیونکہ ہم خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں اور اگر کوئی سزا ملی بھی تو وہ صرف چند دن کی ہوگی۔ ان لوگوں میں سے بعض کا خیال تھا کہ اس چند روزہ سزا کے بعد یہودیوں کو خاک کر دیا جائے گا اور ان کی خاک نیکوں کے قدموں میں لا کر ڈال دی جائے گی۔ اور بعض کا خیال تھا کہ یوں نہیں بلکہ یہود کو معاف کر دیا جائے گا۔ اس عقیدہ کے بارہ میں یہود کے مختلف خیالات ذیل میں درج ہیں۔

سیل اپنے ترجمہ قرآن میں لکھتا ہے کہ یہود کے نزدیک یہ مسلّم مسئلہ ہے کہ کوئی یہودی خواہ کتنا ہی شریر ہو اور کسی فرقے کا ہو گیارہ ماہ اور حد سے حد ایک سال سے زیادہ تک دوزخ میں نہیں رہیگا سوائے داتھن اور ابی رام کے یا دہریوں کے جو ہمیشہ کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ داتھن اور ابی رام وہ شخص ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف سازش کی تھی اور ایک جماعت بنا کر کوشش کی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حکومت کو مٹا دیا جائے (دیکھو گنتی باب ۱۶) ان کو خدا تعالیٰ نے ایک خاص عذاب کے ذریعہ سے ہلاک کر دیا تھا۔

بابلی طالمود کے مطابق سوائے کافروں اور جیروبوم باقی سب یہودی بارہ مہینے تک دوزخ میں رہیں گے۔ پھر جلا کر راکھ کر دیئے جائیں گے اور ان کی خاک اڑ اڑ کر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

جرمنی کا کردار

جب برلن دیوار ٹوٹ رہی تھی اور مشرقی جرمنی اور مغربی جرمنی کا آپس میں اتحاد ہو رہا تھا تو یورپ کے اکثر ممالک اس بات سے خائف تھے کہ اب پہلے کی طرح جرمنی ضرورت سے زیادہ مضبوط اور طاقت ور ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ اردگرد کے ملکوں کو اس سے خطرہ پیدا ہو جائے۔ خطرے کی بات تو ابھی نہیں کہی جا سکتی۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ ایک جرمنی سے دو جرمنیوں کا اتحاد بہرحال زیادہ مضبوطی کا باعث ہوا ہے۔ اگرچہ آغاز کار میں تو مشکلات پڑی تھیں اور اب بھی مشکلات موجود ہیں کیونکہ مشرقی جرمنی مغربی جرمنی کی نسبت خاصا غریب تھا اور دونوں کے آپس میں مل جانے سے مغربی جرمنی کے معاشرے پر اثر پڑنا لازمی تھا اور مشرقی جرمنی کے بیروزگاروں کو روزگار مہیا کرنا بھی مغربی جرمنی کی ہی ذمہ داری سمجھنے کی وجہ سے اس کے روزمرہ معمولات میں فرق آنا لازمی تھا لیکن یہ ضرور ہے کہ اب جرمنی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ساری دنیا میں اپنے کردار کو وسیع سے وسیع تر کرے گا۔ اور خاص طور پر جنوبی ایشیا کے علاقے میں سیاسی اور معاشرتی اور اقتصادی ترقی میں سب کا ہاتھ بٹانے کی کوشش کرے گا۔ ایک جرمن پارلیمنٹ گروپ جو پاکستان آیا ہوا ہے۔ اس نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے کردار کے حلقے کو وسیع سے وسیع تر کرنا چاہتا ہے۔ اسلام آباد ائرپورٹ پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے اس وفد کے سربراہ نے کہا کہ اس کا ملک اپنے علاقے میں ہونے والی ترقیاتی سکیموں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے چاہتا ہے کہ وہ خود بھی اہم کردار ادا کرے۔

جب مقبوضہ کشمیر کے متعلق ان سے سوال پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ انسانی حقوق کو کہیں بھی پامال نہ ہونے دیا جائے۔ ساری دنیا کے ممالک اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق عمل کریں اور کوئی کسی پر ظلم و تشدد کو روا نہ رکھے۔ اس وفد نے یہ بھی کہا کہ ہمارے اس دورے میں کشمیر اور افغانستان کے متعلق اہم حقائق کا پتہ چلا ہے۔

پابندیوں کی خلاف ورزی

اقوام متحدہ کی طرف سے لیبیا پر لگائی گئی پابندیوں کا پندرہ ماہ حال سے آغاز ہو چکا ہے کئی ممالک نے لیبیا کے سفارت کاروں کی تعداد بھی کم کر دی ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں لیبیا نے بھی جواباً دوسرے ممالک کے سفارت کاروں میں کمی کا اعلان کرنا شروع کر دیا ہے۔ لیبیا کے سرکاری ذرائع اور سفارت کاروں نے کہا ہے کہ اسکی وزارت خارجہ نے سفارت خانوں کے سربراہوں کو گذشتہ روز (ہفتہ) اپنے دفتر بلایا اور انہیں بتایا کہ ان کے کون کون سے افراد لیبیا سے نکل جانے چاہئیں۔ یہ ایک انتقامی کارروائی ہے اور اس کارروائی کے آغاز کے لئے کسی سفارت کار پر کوئی الزام لگانے کی ضرورت نہیں جس کے متعلق کہا جائے کہ اسے ثابت بھی کیا جائے۔ کیونکہ لیبیا کے سفارت کاروں کی تعداد بعض ممالک نے اپنے اپنے ملک میں کم کر دی ہے۔ اسی لئے لیبیا نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ ان ملکوں کے سفارت کاروں کی تعداد کم کی جائے۔ اور یہ تعداد بالکل اتنی ہی ہے جتنی کہ دوسرے ملکوں نے اپنے اپنے ملک سے نکالی ہے۔ جرمنی، ہنگری، اٹلی، جاپان اور سویڈن سب نے لیبیا کے سفارت کاروں کی تعداد کم کر دی ہے۔ اور انہوں نے ایسا اقوام متحدہ کی پابندیوں کی شرائط کے پیش نظر کیا ہے۔

شامی عرب ایرلائنز نے بتایا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی ان پابندیوں کا اپنے آپ کو پابند نہیں بنانا چاہتا۔ چنانچہ اس نے اپنے جہاز لیبیا تک اڑانے کا فیصلہ تو کر لیا تھا۔ لیکن چونکہ راستے کے ممالک نے اپنے اوپر سے اڑنے کا ویزا نہیں دیا۔ اس لئے وہ جہاز نہیں اڑا سکا۔ بہرحال اس سے یہ پتہ چلا کہ شام اصولی طور پر ان پابندیوں کے حق میں نہیں ہے۔ اور جس کی بھی خلاف ورزی کر سکے گا ضرور کرے گا۔ اس نے صاف کہا ہے کہ ہماری طرابلس کے لئے پرواز سوموار کے روز جانے والی تھی۔ لیکن وہ اس لئے نہ جا سکی کہ بعض ممالک نے اسے اپنے اوپر سے اڑانے کا ویزا نہیں دیا۔ شام کی ائرلائن اس کوشش کو جاری رکھے گی کہ طرابلس اپنے جہاز بھیجے۔ طرابلس میں ایک مغربی سفارت کار نے بتایا کہ اقوام متحدہ کی طرف سے لگائی گئی پابندیوں کی پہلی خلاف ورزی شام ہی نے کی ہے۔

اسرائیل اور کیمیاوی ہتھیاروں کا استعمال

تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات نے اسرائیل پر الزام لگایا ہے کہ وہ فلسطینیوں کے خلاف ممنوعہ ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ ان کے خیال میں اسرائیل امن کی طرف نہیں بلکہ اپنے تسلط کو قائم کرنے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

اگرچہ یاسر عرفات ابھی تک پوری طرح صحت یاب تو نہیں ہوئے۔ لیکن بہرحال وہ اپنے فرائض تندہی کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اسرائیل کیمیاوی ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بلجیئم اور امریکہ نے طبی طور پر معائنہ کر کے یہ فیصلہ صادر کیا ہے کہ اسرائیل ایسے کیمیاوی بم استعمال کر رہا ہے جن کا استعمال عالمی برادری نے ممنوع قرار دیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بعض خاندان جن کے بچے مفلوج ہو گئے ہیں اور کچھ بینائی کھو بیٹھے ہیں۔ انہوں نے ایک امریکی فیکٹری پر دعویٰ کیا ہے کہ اس فیکٹری نے امریکی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ کیمیکل بم اسرائیل بھیجے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انتفاضہ کی تحریک جاری رہے گی جب تک کہ فلسطینی جھنڈا گھروں کے اوپر میناروں کے اوپر اور گرجوں کے اوپر دالقدس میں لہرایا نہیں جاتا۔ "القدس کو ہم فلسطین کا آزاد دارالخلافہ بنانا چاہتے ہیں"۔

یلسن کی اصلاحات

صدر بورس یلسن کی اصلاحات کو پارلیمنٹ کے ذریعے روکنے میں ناکامی پر صدر یلسن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنی اصلاحات میں مزید توسیع کریں گے۔ انٹرفیکس نیوز ایجنسی نے کہا ہے کہ یلسن پارلیمانی گروپوں کو اپنی نئی اصلاحات کا خاکہ پیش کریں گے۔ اور اس طرح ان تمام اصلاحات کو نئی شکل دے کر لاگو کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگرچہ پارلیمانی ذرائع نے کہا ہے۔ کہ انہیں مزید کسی بڑی تبدیلی کا امکان نظر نہیں آتا۔ ڈپٹی پارلیمنٹری چیئرمین نے کہا کہ ہم ہر تیسرے مہینے حکومت نہیں بدل سکتے جو کچھ کیا جا رہا ہے اسے جاری رکھنا چاہیے اگر ایسا نہ ہوا تو روس کو خاصا نقصان پہنچے گا۔ اس کی سیاسی ساکھ بھی متاثر ہو گی۔ اور اس کا نیا نظام بھی۔

عرب ریاستیں اور اواکس

عرب ریاستیں امریکہ سے اواکس AWACS خریدنا چاہتی ہیں۔ لیکن یہودی لابی بش انتظامیہ کو اس بات سے باز رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کوشش کا ایک پہلو یہ ہے کہ سعودی عرب پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ خلیج کی جنگ کے بعد سعودی عرب اپنا اسلحہ شام اور بنگلہ دیش کے پاس فروخت کر رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اسے چونکہ امریکہ کے اسلحہ خریدنے کی آسانی ہے اس لئے وہ اسلحہ خرید کر دوسرے ممالک میں اسے بیچ رہا ہے۔

جہاں تک اواکس کا تعلق ہے یہ ایسی پروازوں کو راڈار سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ راڈار کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ اواکس پرواز کر رہا ہے۔

مشرق وسطیٰ کے بحری ماہرین کا کہنا ہے کہ جب سے اسرائیل پر یہ الزام لگا ہے کہ یہ امریکی اسلحہ خاص طور پر پیٹریاٹ میزائل ٹیکنالوجی دیگر ممالک کو فروخت کر رہا ہے۔ اس میں خریدنے والوں میں سعودی عرب بھی شامل ہے۔ یہودی لوگوں نے اس الزام کو عربوں کے سر تھوپنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر بش انتظامیہ کو بدظن کیا جا سکے تو سعودی عرب امریکہ سے اواکس نہیں خرید سکے گا۔

بنگلہ دیش

بنگلہ دیش کے معزول سابق صدر حسین محمد ارشاد کے حفاظتی دستے کے دو ارکان ریٹائرڈ میجر جنرل محمد اشرف حسین اور ریٹائرڈ بریگیڈیئر نصیرالدین احمد جو نیشنل سیکیورٹی انٹیلیجنس اور فوجی انٹیلیجنس کے سربراہ تھے کو گذشتہ روز پولیس نے زیر حراست لے لیا۔ انہیں ڈھاکہ کے سنٹرل جیل میں جہاں حفاظت کے بہت کڑے انتظامات ہیں رکھا گیا ہے ان دونوں افراد کو اس وقت ملازمت سے ریٹائر کیا گیا تھا۔ جب سنہ ۱۹۹۰ء میں حسین محمد ارشاد کے آٹھ سالہ تسلط کے خلاف لوگوں نے آواز اٹھائی تھی اور حسین محمد ارشاد کو معزول کر دیا تھا۔ گویا کہ ان کی معزولی کے ساتھ ہی ان دو افسروں کو بھی ریٹائر کیا گیا تھا۔ جہاں تک انہیں حراست میں لینے کا تعلق ہے یہ سنہ ۱۹۷۴ء کے ایک قانون سپیشل پاورز ایکٹ کے تحت حراست میں لئے گئے ہیں اور اس قانون کے مطابق یہ بتانا ضروری نہیں کہ ان کا جرم کیا ہے اور وہ کب تک حراست میں رکھے جائیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس قاعدے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و شر کی تقدیر

تقدیر کے معنی ہیں خدا کا وہ قانون جس کے مطابق ہر شے وجود میں آتی اور اپنے خواص ظاہر کرتی ہے اور چونکہ جو کام ہوتا ہے خاص خاص اسباب کے مطابق ہوتا ہے ۔ پس اسی کا نام تقدیر ہے فرمایا .... ہم نے ہر چیز کو ایک خاص قانون اور اندازے پر پیدا کیا ہے ... ہر ایک چیز پیدا کی پھر ہر ایک کے لئے ایک مناسب قانون و اندازہ مقرر کیا ۔ ... اس کی خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان لانے کے بھی یہی معنے ہیں کہ نیکی اور بدی کے جو قانون اللہ نے باندھے ہیں اور جس کام کو نیک اور جس کو بد مقرر کیا ہے ہم نے اسے تسلیم کر لیا اور نیز یہ مان لیا کہ ہر نیک و بد کا علم خدا تعالیٰ کو ازل سے ہے مگر چونکہ علم تابع معلوم ہے ۔ اس لئے یہ لازم نہیں آتا کہ جو کچھ علم الٰہی میں ہے اسی کے مطابق کرنے پر ہم مجبور ہیں اور ہمارا کچھ بس نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جو کچھ ہم نے اپنے اختیار سے کرنا تھا وہ خدا تعالیٰ کو پہلے ہی سے معلوم ہے ۔ انسان اصل میں نہ تو بالکل مجبور ہے نہ بالکل مختار بلکہ ان دونوں کے بین بین ہے ۔ اس کی حالت اس گھوڑے کی مانند ہے جس کو اس کے مالک نے چراگاہ میں چھوڑ کر ایک رسے سے ایک میخ کے ساتھ باندھ دیا ہے اب وہ اپنے دائرہ کے اندر آزادی سے اپنی مرضی کے موافق کام کر سکتا ہے یا اس گھڑی کی مانند جس کی سوئیاں ڈائل میں اپنی گارنٹی کے ایام تک چلتی رہتی ہیں مگر جیسی وہ چابی کی محتاج ہے ایسے ہی انسان ہر وقت ہر آن اس قیوم سے جس کے ساتھ ذرہ ذرہ قائم ہے مدد چاہنے کا محتاج ہے اور اسی کا نام (بخشش طلب کرنا) ہے یعنی حفاظت طلب کرتے رہنا ۔ چونکہ بعض لوگ اپنے تئیں کلی مختار سمجھتے تھے اور بعض کلی طور پر مجبور ۔ اس لئے کلام الٰہی میں دونوں کا رد آیا ۔ کلی مختار نہ ہونا تو ظاہر ہے کہ کوئی انسان سب کام اپنی خواہشوں کے موافق نہیں کر سکتا ۔ ہاں جس حد تک کرنے ، نہ کرنے پر قادر ہے اسی حد تک جواب دہ ہے جیسے فرمایا .... ہر ایک شخص اپنے عملوں کے بدلے گروی ہے ... ایسا ہی ہر ایک انسان اپنے عملوں کا جواب دہ ہے ... پھر تم جو کرتے رہے ہو اس کی ضرور بازپرس کرے گا .... اور جو بُرے عمل کمائے گا اوندھے منہ دوزخ میں ڈالا جائے گا .... کلی طور سے مجبور بھی نہیں ۔ بعض کو ان (دو باتوں) سے دھوکا لگا ۔ ہر شخص کا اعمال نامہ اس کی گردن میں لگا رکھا ہے ۔ کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر انسان کا نامہ اعمال اس کی گردن میں لگا رکھا ہے ۔ یعنی جو کچھ کرتا ہے اس کا وبال اسی کی گردن پر ہے اسی لئے آگے فرمایا کہ ہم قیامت کے دن اس کے روبرو کھول کر نکالیں گے اور فرمائیں گے پڑھ ، اور اپنا حساب آپ ہی کر لے ۔ کیونکہ یہاں تو جیسی کرنی ویسی بھرنی کا معاملہ ہے ۔ اب اگر رشتہ در گردن افگندہ والا معاملہ تھا یعنی مجبور محض تھا تو پھر اس کا جواب دہ کیوں کر ہو اور یہ کیوں فرمایا جائے " جو گمراہ ہو تو اس کی گمراہی کا خمیازہ وہی اٹھائے گا " اور یہ کہ " ہر شخص اپنے خیال کے مطابق کام کر رہا ہے " کے بھی یہی معنے ہیں کہ ہر ایک اپنے اپنے خیال کے موافق کام کر رہا ہے ۔ خدا خوب جانتا ہے وہی فیصلہ کرے گا ۔ دوسرے یہ تو جنگ کے موقعہ کا ذکر ہے چنانچہ اس کے آگے اس کے معنی پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ اس میں لکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہماری باتوں کا بھی کچھ لحاظ کیا جاتا تو ہم ہلاک نہ ہوتے ۔ بات یہ ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا ہماری صلاحوں اور مشوروں پر بھی بالضرور عمل کیا جائے گا یا نہیں تو جواب دیا گیا کہ یہاں تمہاری خواہشوں کے موافق کارروائی ہونی ضروری نہیں ۔ ہمارے سب کام تو اللہ ہی کے ہیں اور چونکہ ہم مامور من اللہ ہیں جیسے وہ فرمائے گا کریں گے ایک اور مقام پر فرمایا کہ بہتیرے کام ایسے ہیں کہ اگر ان میں تمہارا کہا مانیں تو تم بڑی مشکلات میں پڑ جاؤ ۔ باقی رہا ہدایت و ضلالت کا معاملہ وہ بے شک خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ۔ جب تک اس کا فضل شامل حال نہ ہو کوئی ہدایت پا نہیں سکتا ... ہم ہدایت نہیں پاتے جب خدا ہدایت نہ دے ۔ مگر یہ کہنا کہ گمراہ بھی وہی کرتا ہے یا بدیاں بھی وہی کراتا ہے سخت گستاخی بے ادبی ہے ۔

اللہ کے لئے وہی باتیں ہیں جو اس کی شان کے موافق ہیں .... نسیان خدا کی صفت علیم کے برخلاف ہے ۔ نسیان کا جو نتیجہ ہے یعنی جس کو بھولتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں ۔ پس یہاں "چھوڑنے" اور "ترک کر دینے" کے معنے لئے جائیں گے ۔ جہاں استہزا کا ذکر ہے ۔ اس کے معنے کرتے ہوئے جب الٰہی سلسلوں کا خیال ہوگا تو ہم معنے کریں گے اللہ ان کی ذلت کرتا اور حقیر بناتا ہے ۔ کیونکہ ٹھٹھا کرنے سے یہی مقصود ہوتا ہے ۔ ایسا ہی دھوکے کے معنے ان کے چھوڑنے والا کریں گے ۔ کیونکہ خدع کے معنے لغت میں یہ بھی ہیں ایسا ہی جب انہیں یہ کہا گیا کہ (اس کو اچھے ناموں سے پکاریں) سب اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں ۔ پس انہیں سے ان کو پکارو ۔ کا خیال ہو تو ضلالت کے معنے کرتے ہوئے موقعہ و محل دیکھیں ایک تو چونکہ اسباب کا مسبب وہی ہے اس لئے اس کی طرف سب کام منسوب کئے جاتے ہیں اور دوسرا وہ کسی کو بے وجہ بے گناہ مجرم نہیں کہہ دیتا ۔ بلکہ پہلے ایک کام انسان کرتا ہے ۔ جس پر ساتھ ہی نتیجہ کے طور سے ایک فعل خدا کی طرف سے صادر ہوتا ہے ۔ جیسے دروازہ بند کر دو یہ تمہارا اختیار ہے اب اس پر اندھیرا ہو جائے گا ۔ یہ خدا کا فعل ہے ایسا ہی خدا دلوں پر مہر لگی رہنے دیتا ہے مگر اسی صورت میں جبکہ انہوں نے انکار کیا ہو ۔ پھر ڈرانے کی کوئی پرواہ نہ کی اور ان کے نزدیک ڈرانا نہ ڈرانا ایک ہی بات ہو گئی اور وہ ایمان نہ لائے ۔ جب خدائی فعل صادر ہوا تو وہ مہر لگ گئی ۔ مگر اسی وقت تک جب تک کہ دل کی کھڑکیاں نہ کھولیں ۔ جب ٹیڑھی چالیں چلنے لگے اور کجروی اختیار کی تو خدا نے انہیں کجرو ہی رہنے دیا ۔ کیونکہ وہ کسی پر جبر نہیں کرتا ۔ اسی طرح مہر لگی رہنے دیتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے دل پر جو تکبر اور سرکشی اختیار کرنے والا ہو غرض پہلے انسان کچھ کرتا ہے تو پھر اللہ اس کی سزا دیتا ہے جیسے خدا ہلاک کرنا چاہے اس کا کوئی والی وارث اور بھلائی کا چاہنے والا نہیں ہوتا ۔ نیز دیکھنا چاہیئے کہ وہ ہدایت کس سے مانگے ۔ اللہ نہیں ہدایت دیتا اس کو جو حد سے بڑھنے والا اور نہایت جھوٹا ہو ۔ یعنی اشراک و کذب کا مرتکب ہو ۔ اسے ہدایت نہ پانے کی سزا ملتی ہے ایسا ہی گمراہ رہنے دیتا ہے جو فسق اختیار کرے یا پھر یہ فرمایا نہیں گمراہی کا حکم لگتا مگر ان پر جو فسق اختیار کریں ۔ اللہ گمراہی کا حکم لگاتا ہے جو حد سے بڑھے اور بے ہودہ بدظنیوں سے کام لینے والا اور جھگڑالو ہو ۔ اللہ گمراہی پر چھوڑ دیتا ہے اسے جو گمراہی چاہے اور ہدایت دیتا ہے جو ہدایت چاہے ۔ گمراہی چاہنے کی نشانی اس سے پہلے بیان فرمائی ۔ آخرت کا خیال چھوڑ کر محبت زندگی دنیا کی اللہ کی راہ پر چلنے سے روکنا اور دیدہ دانستہ کجروی کا خواہاں ہونا اور ہدایت پانے کی دوسرے مقام پر تشریح فرمائی اپنی طرف سے ہدایت دیتا ہے اس کو جو ہمہ تن متوجہ ہو کر جھکے ۔ گمراہ کرنے یا بدی کرنے سے اللہ تعالیٰ پاک ہے ۔ اللہ عدل ، احسان اور ذوی القربیٰ کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناشائستہ حرکات اور زیادتیاں کرنے سے منع کرتا ہے ۔ اللہ کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی صفات میں کسی کو شریک نہ ملائیں اس کے احکام کی تعمیل کریں ۔ لوگوں کے ساتھ یہ کہ نیکی کے بدلے نیکی کریں ۔ اللہ کے ساتھ احسان یہ کہ اس کی عبادت کریں ۔ کہ اسے دیکھ رہے ہیں اور لوگوں کے ساتھ احسان یہ ہے کہ بلا لحاظ اس کے کہ کسی نے نیکی کی ہے یا نہیں مخلوق خدا سے نیکی کرتے جائیں ۔ خدا کے ساتھ ذوی القربیٰ کا معاملہ یہ ہے کہ اس کی عبادت طبعی محبت سے بلا لحاظ کسی عوض معاوضہ کے کریں اور مخلوق سے یوں کہ ہمدردی باوجود ان کے بدسلوک کے کئے جائیں ۔ جیسے ماں بچے سے محبت رکھتی ہے اور بعض اوقات بچہ گالیاں دیتا اور نافرمانبرداریاں کرتا ہے مگر پھر بھی ماں نیک سلوک نہیں چھوڑتی عدل حد سے بڑھے تو فاحشہ ناپاک صورت احسان حد سے بڑھے تو منکر جسے عقل و ضمیر انکار کرے ۔ اللہ تعالیٰ ہرگز برے کاموں کا حکم نہیں دیتا ۔ پس یہ خیال ہرگز قبول نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی بدیاں کراتا ہے ۔ لوگوں میں یہ خیال زیادہ تر اس لئے پھیلا کہ نیکی بدی اللہ کی طرف سے ہے ۔ حالانکہ اس کا یہ مطلب نہ تھا دوسرے مقام پر اللہ نے فرما دیا ہے کہ انسان میں بدی سے بچنے ، شرک و کفر سے باز رہنے کی طاقت ہے یہی وجہ ہے (کہا جاتا ہے) کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ ہم مشرک نہ بنتے اور نہ ہمارے باپ دادا ایسے ہوتے کا عذر قابل تسلیم نہیں سمجھا گیا اور فرمایا گیا کہ تم نفسانی خواہشوں اور اپنے وہموں کی پیروی کر رہے ہو اور اٹکل کے تکے چلا رہے ہو ۔ پھر فرمایا کہ ہم نے اپنی امانت (وہ وجود فکر و ذکر کمالات کے خدا نے بخشے ہیں) آسمان و زمین پہاڑوں پر پیش کی مگر وہ اپنے تئیں آپ سنبھالنے کی صلاحیت نہ رکھتے تھے مگر انسان نے یہ ذمہ داریاں اٹھا لیں ۔ کیونکہ وہ اپنے تئیں مدارج کمالات

باقی ص 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

التقویٰ

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے پچھلے عشرہ میں جماعت کی علمی۔ عملی۔ روحانی و جسمانی ترقی کے جو نمایاں کام نظر آتے ہیں ان میں نہایت مفید و کارآمد لٹریچر کی اشاعت کا مقام بہت اونچا ہے۔ علاوہ اور کتب و رسائل کے اسلام آباد انگلینڈ سے شائع ہونے والا ماہوار علمی رسالہ "التقویٰ" ہے۔

ظاہری خوبیوں سے پوری طرح مرصّع عربی زبان کا یہ رسالہ جس کے نومبر۔ دسمبر۔ جنوری فروری کے شمارے زیرِ نظر ہیں۔ ایسے متنوع مضامین پر مشتمل ہیں جن میں کلام الٰہی کی عظمت و شان ظاہر کرنے والا اور تقابلی مطالعہ کے لئے ذہن کو جلا بخشنے والا مواد شامل ہے۔ تزکیہ نفس اور تقویٰ کے حصول کی طرف مؤثر رہنمائی کرنے والے مقالے رسالہ کی افادیت کا ثبوت ہیں۔ جماعت کے ائمہ و اکابر کے رشحات قلم کے علاوہ بعض دوسرے لکھنے والوں جیسے جناب طٰہٰ قرزق۔ جناب عبداللہ اسعد عودہ جناب محمد حلمی الشافعی کے تحقیقی مضامین بھی بہت دلچسپ اور مفید ہیں۔ اس رسالے کا سالانہ چندہ ۱۸ پونڈ اور مقام اشاعت اسلام آباد۔ ٹلفورڈ سرے۔ انگلینڈ ہے۔

عبدالباسط شاہد

التقویٰ کے نومبر۔ دسمبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں سرورق پر دونوں طرف قادیان کے دو مناظر پیش کئے گئے ہیں اور ان کی ماہیت اور اہمیت سے قارئین کو آگاہ کیا گیا ہے معمول کے مضامین جن کا تعلق قرآن و حدیث سے ہوتا ہے، کے علاوہ ایک مضمون مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب کا ہے جو دراصل اس مضمون کی تیسری اور آخری قسط ہے اس میں ایک بہت بڑے فتنے کا ذکر کیا گیا ہے اسی طرح ایک مضمون حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبے سے متعلق ہے جس میں نماز کو روحانی کیفیات سے معمور کر دینے کا ذکر ہے اور وضاحت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ دراصل وہی نماز، نماز کہلانے کی مستحق ہے جس میں انسان یہ محسوس کرے کہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا عجز و انکسار کے ساتھ اس سے کچھ مانگ رہا ہے اور اس سلسلے میں اس کی حمد بیان کر رہا ہے ایک اور مضمون جو تحریر تو مکرم ہادی علی چوہدری صاحب نے کیا لیکن اس کا ترجمہ محمد حمید کوثر صاحب کے قلم سے ہے۔ اس موضوع پر ہے کہ احمدیہ جماعت حضرت عیسیٰ مسیح ناصری کا کس طرح اور کس درجہ احترام کرتی ہے استاذ طٰہٰ القرزق صاحب کا ایک مضمون توحید کے موضوع پر بھی شامل اشاعت ہے اور آخر پر احمدیہ جماعت کی مختلف علاقوں سے وصول ہونے والی خبریں اختصار کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

جہاں تک جنوری فروری ۱۹۹۲ء کے شمارے کا تعلق ہے اس میں ٹائٹل کے ایک طرف حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ احمدیہ ہاکی ٹیم کی تصویر ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دعوت الی اللہ بھی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی خاصے مشاق ہیں اس کلب کا نام احمدیہ ٹائیگر کلب ہے اور یہ یورپ کے مختلف ممالک میں جا کر میچ کھیلتی ہے۔

نظم کے حصے میں محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کے قرآن مجید کی مدح میں دو قصائد شامل اشاعت کئے گئے ہیں ایک مضمون جو قارئین کی خاص دلچسپی کا باعث ہے وہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب کے قلم سے ہے۔ اس مضمون کے ساتھ ہی محترم چوہدری صاحب کے سوانح حیات کے متعلق بھی اختصار کے ساتھ بیان شامل ہے۔ طٰہٰ القرزق صاحب کا ایک مضمون المذاہب الہدامہ بھی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جانے والا ہے۔ آخر پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم کلام شامل ہے اور ٹائٹل کی دوسری طرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریروں کے دو اقتباس درج کئے گئے ہیں۔ (ن۔ س)

بقیہ: صہ۳ سے آگے

بلکوں کے قدموں میں ڈال دی جاتی گی بابا میزیہ (BABA MEIZYA) کی طالمود میں لکھا ہے کہ تمام یہود جو دوزخ میں جائیں گے پھر نکل آئیں گے سوائے تین قسم کے آدمیوں کے۔ اوّل بدکار۔ دوسرے ہمسایہ کی عصمت دری کرنے والا۔ تیسرے ہمسایہ کو بدنام کرنے والا۔

ایرو بین طالمود میں لکھا ہے کہ دوزخ کی آگ یہودی گنہگاروں کو نہیں چھوئے گی کیونکہ وہ دوزخ کے دروازہ کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے اور خدا کی طرف واپس لوٹ آئیں گے۔

برکوتِ طالمود (BARAKOT) میں لکھا ہے۔ مرتد اور رومی اور ایرانی دوزخ میں جائیں گے۔ یعنی یہودی گنہگار دوزخ میں جائیں گے ہی نہیں۔ اس طالمود میں یہ بھی لکھا ہے کہ اسرائیلیوں کو دوزخ سے بہت کم خطرہ ہے۔ ہاں مرتد یہودی کو دوزخ میں جانے کا خطرہ ہے۔ اسی طرح غیر یہودیوں کے لئے خطرہ ہے۔

(جیوش انسائیکلوپیڈیا جلد ۵ ص ۵۸۲)

ان حوالجات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود میں بہت سے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہودیوں کو بہت محدود سزا ملے گی اور (گنتی کے دن) کے بھی یہی معنے ہیں گنتی کے دنوں سے مراد مقررہ دن نہیں بلکہ تھوڑے سے دن مراد ہیں۔ یہ محاورہ اردو میں بھی ہے کہتے ہیں میرے پاس تو کچھ گنتی کی چیزیں ہیں۔ مطلب یہ کہ بہت تھوڑا مال ہے۔ بحر محیط نے اس آیت کے نیچے لکھا ہے کہ یہود کا بیان تھا کہ بچھڑے کی پوجا چونکہ چالیس دن کی گئی تھی اس لئے اسی قدر عذاب ہمیں ملے گا۔ بعض نے چالیس دن کے عذاب کو بھی زیادہ قرار دیکر کہا ہے کہ صرف سات دن یہود کو عذاب ملیگا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ یہود میں اس قسم کے خیالات اسلامی زمانہ تک بھی قائم رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ہمارے رسولؐ! تو ان سے پوچھ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے اس بارہ میں کوئی عہد لیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کریگا۔ اور عذاب دینا یا نہ دینا تو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یہ تمہارے کاہنوں اور رہبانوں سے تعلق نہیں رکھتا کہ وہ جو چاہیں فیصلہ کر دیں اگر خدا نے یہود کے متعلق کوئی ایسا فیصلہ کیا ہے تو وہ بائبل میں موجود ہونا چاہیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا دوسرے نبیوں کی معرفت اس کا اعلان ہونا چاہیئے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی تو خاموش ہیں اور طالمود کے علماء اپنی قیاس آرائیوں سے اس بارہ میں فیصلہ کرتے ہیں کیا یہ خدا اور اس کے دین کی ہتک نہیں؟ پھر فرماتا ہے اگر یہ عہد والی بات نہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہارے علماء اپنے ذہن اور اپنے خیال سے یہ باتیں بتاتے ہیں اور یہ ظاہر بات ہے کہ اپنے ذہن اور اپنے خیال سے خدا تعالیٰ کے متعلق باتیں بنا لینا بہت گناہ ہے حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو مختلف ادیان میں بگاڑ اسی وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ لوگوں نے مختلف امور میں اپنی طرف سے قیاس آرائیاں کر کے مختلف ادیان کی طرف منسوب کرنی شروع کر دیں۔

بقیہ: صہ۴ سے آگے

کے مطابق سنگین جرم کرنے والوں کو فوری طور پر حراست میں لیا جا سکتا ہے تاکہ انہیں مزید کوئی ایسی حرکت کرنے کا موقعہ نہ ملے جسے مجرمانہ حرکت کہا جا سکے۔ ہو سکتا ہے ان دونوں افراد پر مقدمہ چلایا جائے اور انہیں حسین محمد ارشاد کے غلط قسم کے احکامات کی تعمیل کے جرم میں سزا دی جائے لیکن ابھی تک کسی ایسی بات کا اظہار نہیں کیا گیا

کوٹا سسٹم

وفاقی شرعی عدالت نے حکومت کی ملازمتوں میں کوٹا سسٹم کو اسلامی قوانین کے خلاف بتایا ہے۔ جس عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے اس کے تین ممبر تھے۔ چیف جسٹس جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن جسٹس ڈاکٹر فدا احمد خان اور جسٹس نذیر احمد بھٹی۔ یہ فیصلہ ایک شخص نصرت بیگ مرزا کی درخواست کے سلسلے میں دیا گیا۔ عدالت نے فیصلہ کیا کہ اس سلسلے میں جو قوانین ہیں جن کا تعلق کوٹا سسٹم سے ہے اور اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کی سرکاری یادداشت نمبر ۸/۹/۲/۷۲ ٹی آر۔ بی جو تین اگست ۱۹۷۳ء کو جاری کی گئی تھی اسلامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور وہ چھ ماہ کے اندر اندر ناقابل عمل ہو جائیں گے سوائے اس کے کہ ان میں کوئی ترمیم کی جائے اور انہیں اسلامی قوانین کے مطابق بنا لیا جائے۔ یعنی اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ قاعدہ غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے غیر مؤثر ہو جائے گا۔

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

تک پہنچانے کے لئے اپنے نفس پر ظلم یعنی مشقت ڈال سکتا ہے اور اپنے مطلوب کے سوا غیر ماسوی اللہ کو فراموش یعنی ان سے انقطاع کرنے پر قادر رہے۔ اس تشریح کی روشنی میں مسئلہ تقدیر بالکل صاف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

درخواست دُعا۔ مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب (کینیڈا) گذشتہ سال سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ نیز اُن کی اہلیہ مکرمہ سعیدہ حامد مرزا کے دائیں کندھے اور دائیں گھٹنے میں درد اور ورم ہے۔

○ مکرمی نذیر احمد صاحب آف بھنگالہ بدوملہی ضلع نارووال کے مثانے کا آپریشن ۲۹ اپریل ۱۹۹۲ء کو جرمنی میں ہو رہا ہے۔

○ مکرمی مشتاق احمد صاحب پنیار آف چک نمبر ۹ پنیار تحصیل بھلوال بعارضہ دل اور جگر شدید بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ بعض اوقات آکسیجن لگانے کی بھی ضرورت محسوس ہوئی۔ کمزوری بہت ہے۔

○ مکرمی نذیر احمد صاحب ابن ٹھیکیدار محمد عبداللہ صاحب کو فالج کا حملہ ہوا ہے۔ اور اب فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرمہ شاہدہ منیر مرزا صاحبہ جو مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب کی بہو ہیں کو سر درد کی وجہ سے ہسپتال داخل ہونا پڑا ہے۔

○ مکرم چوہدری صدیق احمد صاحب ڈرائیور دفتر خدام الاحمدیہ کے والد مکرم عبدالحق صاحب بخار اور کھانسی میں مبتلا ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال۔ محترمہ خیر النساء بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سیّد فضل الرحمٰن فیضی صاحب آف منصوری اسلام آباد مورخہ ۱۶ مارچ سنہ ۹۲ء بوقت ۹ بجے دن وفات پاگئیں۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور سابق امیر جماعت لاہور (جو کہ موجد مفرح عنبری کے نام سے موسوم تھے) کی صاحبزادی تھیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔

○ مکرم ملک صادق الحسن صاحب مورخہ ۲۰ اپریل کو وفات پاگئے۔ اگلے روز بیت المہدی گولبازار میں بعد نماز عصر نماز جنازہ ادا کی گئی اسکے بعد عام قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے دعا کروائی۔

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

(ملک عطاء اللہ، ملک نوراللہ وغیرہ بابت ترکہ منشی محمد الدین صاحب)

○ مکرم ملک عطاء اللہ اور ملک نوراللہ صاحب وغیرہ وارثان مکرم منشی محمد الدین صاحب سکنہ پلاٹ ۱۲/۱ باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کا ملکیتی پلاٹ ۱۲/۱ محلہ باب الابواب ربوہ میں واقع ہے یہ پلاٹ ملک عطاء اللہ صاحب اور ملک نوراللہ صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ان ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:۔ حمیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۲:۔ رضیہ ریحانہ صاحبہ (")
۳:۔ رشیدہ بیگم صاحبہ (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

- - - - - - - - - -

(اظہر احمد خالد صاحب بابت ترکہ شیخ مشتاق احمد خالد صاحب)

○ مکرم اظہر احمد خالد صاحب وغیرہ وارثان مکرم شیخ مشتاق احمد خالد صاحب سکنہ ۲۹/۲۵ دارالعلوم شرقی ربوہ حال ہالینڈ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کا ملکیتی مکان ۲۹/۲۵ دارالعلوم شرقی ربوہ میں واقع ہے یہ مکان اظہر احمد خالد کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:۔ مکرمہ ناہرہ عشرت خالد صاحبہ (بیوہ)
۲:۔ " غزالہ شبنم خالد صاحبہ (بیٹی)
۳:۔ " روبینہ طاہرہ خالد صاحبہ (")
۴:۔ مکرم طاہر احمد خالد صاحب (بیٹا)
۵:۔ " اظہر احمد خالد صاحب (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

کامیابی: عزیزہ سمعیہ فاروق بنت مکرم محمد فاروق صاحب نگیال ضلع میرپور آزاد کشمیر نے آٹھویں کے بورڈ کے امتحان میں ۸۵۰ نمبروں میں سے ۶۱۰ نمبر حاصل کر کے اپنی کلاس میں اور پورے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب عزیزہ کی مزید کامیابیوں کیلئے دعا کریں۔

بقیہ: صدا سے آگے

احسان والدین کے اوپر اولاد کی طرف سے کوئی یکطرفہ نعمت نہیں ہے جو ان کو ادا کی جارہی ہے بلکہ خدا تعالیٰ یہ بیان فرما رہا ہے کہ والدین نے تم سے احسان کا معاملہ کیا تھا اس لئے صرف فرض کی ادائیگی کافی نہیں ہوگی۔ جب تک تم ان سے احسان کا معاملہ نہیں کرو گے تم اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے والے نہیں بنو گے۔ چنانچہ فرمایا (...) کہ احسان کی جزا تو احسان کے سوا ہے ہی کوئی نہیں۔ کوئی شخص تم پر احسان کرتا چلا جارہا ہوا اور تم اپنی روزمرّہ کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہو تو یہ کافی نہیں ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو آیت کے آخری حصے نے کھول دیا۔ جہاں یہ دُعا سکھائی گئی (...) اے اللہ ان سے اس طرح رحم کا سلوک فرما جس طرح یہ بچپن میں مجھ سے رحم کا سلوک فرماتے تھے۔ صرف اپنے حقوق ادا نہیں کرتے تھے۔ محض مجھے زندہ رکھنے کے لئے اور روزمرّہ کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے محنت نہیں اٹھاتے تھے بلکہ اس سے بہت بڑھ کر مجھ سے شفقت اور رحمت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ میری معمولی سی تکلیف پر یہ بے چین ہو جایا کرتے تھے میری ادنیٰ سی بیماری پر ان کی راتوں کی نیندیں حرام ہو جایا کرتی تھیں اور انہوں نے مجھ سے سلوک فرمایا وہ رحمت کا سلوک ہے پس مجھے جو احسان کا حکم ہے کہ میں بھی احسان کا سلوک کروں۔ تو اے خدا! میں اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔ اس لئے میں دُعا کے ذریعے تجھ سے مدد چاہتا ہوں اور جب تک تو اس بارہ میں میری مدد نہ فرمائے، حقیقت میں میرے والدین کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ میں جو بھی کوشش کروں اس کے باوجود ان احسانات کو چکا نہیں سکتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۹۱ء)

نصرت جہاں اکیڈمی کا شاندار نتیجہ

امسال نصرت جہاں اکیڈمی کے ۲۰ طلباء نے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں شرکت کی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام طلباء نمایاں پوزیشن میں کامیاب ہوئے اور (اللہ نے چاہا تو) ۲۰ میں سے ۱۸ طلباء وظیفہ حاصل کر لیں گے

تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے

نمبر	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ
۱۔	سمیع اللہ ظفر ابن ظفر اللہ خان	۷۶۸
۲۔	عثمان صدیق احمد ابن صدیق احمد سدھو	۷۶۴
۳۔	عامر وسیم ورک ابن امان اللہ ورک	۷۵۴
۴۔	سید وقاص احمد ابن سید اقبال شاہ	۷۵۱
۵۔	عدیل ظفر ابن ظفر اقبال	۷۴۶
۶۔	عمران عزیز ابن عبدالعزیز کوثر	۷۴۳
۷۔	فخر احمد ابن فضل احمد ڈوگر	۷۴۱
۸۔	نعمان حمید ابن نیک محمد	۷۴۰
۹۔	ریحان بشیر ابن بشیر احمد	۷۳۶
۱۰۔	برکات احمد ابن بشارت احمد	۷۳۴
۱۱۔	عاطف رشید ابن عبدالرشید	۷۳۰
۱۲۔	عطاء العزیز ابن محمد اعظم اکسیر	۷۲۸
۱۳۔	کلیم گلزار شاہ ابن سید رشید ارشد	۷۱۶
۱۴۔	عرفان عابد ابن عابد الٰہی	۷۰۸
۱۵۔	عامر سلطان ابن سلطان احمد	۶۸۳
۱۶۔	عبدالرحمان عامر ابن سلطان احمد	۶۶۴
۱۷۔	صدیق احمد طاہر واہلہ ابن ظہور احمد واہلہ	۶۶۲
۱۸۔	افضال الرحمٰن آصف ابن قریشی عبدالرحمٰن	۶۶۰
۱۹۔	شفاعت احمد ابن سعید احمد	۶۵۳
۲۰۔	ارسلان عامر ابن رانا شمشاد احمد	۶۵۳

فرسٹ ڈویژن ۵۴۰ سے شروع ہوتی ہے جبکہ ہمارے آخری طالب علم کے نمبر ۶۵۳ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء کو نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے۔ (چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن)

احمدی تعلیمی ادارے اپنے امتحانات کے نتائج الفضل میں شائع کروانا پسند کریں تو الفضل کے صفحات حاضر ہیں۔ ـــــ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ مجاہدین کے ایک لیڈر صبغت اللہ مجددی نے منگل کے روز افغانستان کے عبوری صدر کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ کابل پہنچنے پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ زبردست ہوائی فائرنگ کی گئی۔ فوجی کمانڈروں اور کابل گیریزن کے جنرل نبی اعظمی نے کابل سے باہر نئے صدر کا استقبال کیا۔ سابق نجیب اللہ انتظامیہ کے اراکین کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ تاہم صبغت اللہ مجددی نے کہا کہ نجیب پر اس عام معافی کا اطلاق نہیں ہوتا۔ سابق صدر کے مستقبل کا فیصلہ اب افغان عوام کریں گے۔

○ ریڈیو کابل نے شہریوں کو یقین دلانا شروع کر دیا ہے کہ لڑائی ختم ہو چکی ہے سرکاری ملازمین اپنی ملازمتوں پر واپس آجائیں۔

○ ریڈیو کابل نے پہلی بار اپنی نشریات میں ملک کا نام "مملکت اسلامیہ افغانستان" لیا ہے۔

○ پاکستان نے افغانستان کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے وزیر اعظم پاکستان نے مجددی کو پیغام دیا ہے کہ ہم عبوری کونسل کی حمایت کرتے ہیں۔ افغانستان کی ہر ممکن امداد کی جائے گی۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ کابل میں انتقال اقتدار کے چند گھنٹے کے بعد وزارت داخلہ میں خونریز لڑائی چھڑ گئی۔ حکمت یار کے وفادار عمارت کے اندر سے فائرنگ کر رہے ہیں ان کو نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

○ وزیر اعظم نے طورخم کے مقام پر پاک افغان سرحد کا دورہ کیا۔ اسلامی سربراہی کانفرنس تنظیم کے جنرل سیکرٹری مسٹر حامد الغابد اور سعودی شہزادہ ترکی الفیصل بھی وزیر اعظم کے ہمراہ تھے وزیر اعظم نے سرحد پر ڈیوٹی پر موجود افغان مجاہدین سے مصافحہ کیا اور جہاد افغانستان میں فتح پر ان کو مبارکباد دی۔

○ حکمت یار کی حزب اسلامی نے اپنے کمانڈر محمد فرید کو افغانستان کا وزیر اعظم نامزد کر دیا ہے۔ حکمت یار کے کمانڈر قطب الدین ہلال نے پشاور میں دعویٰ کیا کہ انہوں نے خون خرابہ روکنے کے لئے جنگ بندی قبول کی ہے انہوں نے کہا کہ اہم حصوں پر اب بھی ہمارا قبضہ ہے ہم جنگ بندی کے لئے مخلص ہیں لیکن اگر دوسرے فریق نے خلاف ورزی کی تو ہم ٹھوس جواب دیں گے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ ایک ہفتے کی شدید خونی جھڑپوں کے بعد اب گلبدین حکمت یار نے افغان مسئلے کے سیاسی حل سے خود کو علیحدہ کر لیا ہے۔ اب حکمت یار لڑائی کے میدان میں شکست خوردہ اور سیاست کے میدان میں تنہا ہیں۔

○ پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ کابل میں حالات نارمل ہیں پورے ملک میں جلد امن بحال ہو جائے گا۔

○ وفاقی وزیر ریلوے نے کہا ہے کہ اگر ٹرینوں پر حملے بند نہ ہوئے تو سندھ میں ٹرین سروس بند کی جا سکتی ہے۔

مسٹر غلام احمد بلور نے جن کا تعلق اے این پی سے ہے کہا ہے کہ افغان کونسل کے قیام کے بارے میں ہمیں اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام سیاسی جماعتوں سے بہتر ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے امریکہ میں تاجروں کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ان پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستان میں سرمایہ کاری کریں انہوں نے کہا کہ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ پاکستان میں میری حکومت ہے یا میرے مخالفوں کی۔

○ پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر نے کہا ہے کہ آصف زرداری کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات سلمان تاثیر نے قومی اسمبلی کے سپیکر کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی ہے۔ سپیکر نے وزیر اعظم اور ان کے بعض ساتھیوں کے خلاف دائر کردہ ریفرنس واپس کر دیئے تھے۔ درخواست دہندہ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ سپیکر نہ تو ریفرنس روک سکتا ہے اور نہ نمٹا سکتا ہے۔ اس لئے سپیکر کا فیصلہ غیر آئینی ہے۔

○ حکومت نے چالیس ممالک کے سرمایہ کاروں اور تاجروں کو بغیر ویزے کے پاکستان آنے کی اجازت دی ہے ان کو ائرپورٹ پر آکر ۳۰ دن کے قیام کا اجازت نامہ لینا لازمی ہوگا۔ اس میں بھارت شامل نہیں ہے۔

○ سندھ کے ضمنی انتخابات میں جام صادق علی کے صاحبزادے صوبائی وزیر جام عاشق علی ۶۱ ہزار ووٹ حاصل کر کے کامیاب ہو گئے ان کے مخالف کو صرف ۵ ہزار ووٹ ملے۔

○ اسرائیل نے مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں مقبوضہ علاقوں میں بلدیاتی انتخابات کرانے کی پیشکش کی ہے۔

○ امریکی رسالے کرسچین سائنس مانیٹر نے لکھا ہے کہ احمد شاہ مسعود اور حکمت یار اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ اس طرح سے افغانستان کی تقسیم کے عالمی منصوبے پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ شمال علیحدہ اور جنوب علیحدہ ہو جائیں گے اس تقسیم کے منصوبے کو امریکہ کی حمایت حاصل ہے۔

○ افغان مسئلہ نے حکومت اور جماعت اسلامی کے درمیان اختلافات پیدا کر دیئے ہیں۔

○ پاکستان کی کرکٹ ٹیم انگلینڈ کے چار ماہ کے دورے پر روانہ ہو گئی ہے۔ ٹیم پانچ ٹیسٹ اور پانچ ون ڈے میچ کھیلے گی۔

○ پاکستان نے امریکہ سے کہا ہے کہ وہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر کے مسئلے پر بامقصد مذاکرات کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے۔

○ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے کہا ہے کہ ان کا ملک آئی ایم ایف کی شرائط تسلیم کرنے کا پابند نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بیان عالمی بنک اور آئی ایم ایف کی رکنیت حاصل کرنے کے اگلے دن دیا ہے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے عالمی ادارے کے لئے عالمی برادری سے امداد کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ عالمی ادارہ مالی اور انتظامی مسائل کا شکار ہے۔

تبدیلی نام خاکسار نے اپنا نام سید عبداللطیف الرحمٰن سے تبدیل کر کے سید عبداللطیف رکھ لیا ہے۔ برائے مہربانی آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ۔

(سید عبداللطیف ولد سید عبدالقیوم صاحب طاہر آباد ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۱۵۰/- روپے
زد جام عشق خاص
چار صد اسی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

جدید ہومیو پیتھی
کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلو پیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔
مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱